ہم آہ بھی کریں تو ہو جاتے ہیں بدنام

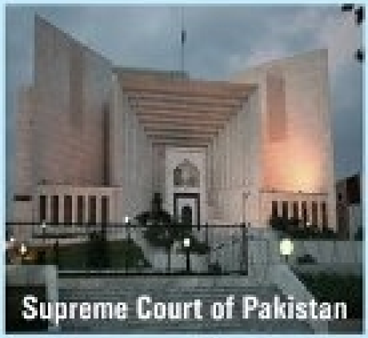
Supreme Court of Pakistan

پاکستان ایک غیر مہذب ریاست ہے، یہاں اقلیتوں قوموں اور اقلیتی فرقوں کو کچلا جاتا ہے، خواتین کے چہرے پر تیزاب پھینک دیا جاتا ہے، یہاں کی خفیہ ایجنسیاں کسی کو بھی ''لاپتہ'' کر دیتی ہیں اور پھر ان گمشدہ افراد کی نعشیں اجتماعی قبروں سے ہی ملتی ہیں۔

پاکستان میں احمدیوں کی عبادت گاہوں پر حملے ہوتے ہیں، سندھی، پختون، مہاجر، بلوچ اور گلگت کے باشندوں کو خاص ٹارگٹ کر کے نشانہ بنایا جا رہا ہے، اہل تشیع کی نسل کشی ہو رہی ہے، ہندو لڑکیوں کو جبراً اغوا کر کے مسلمان کیا جاتا ہے اور پھر ان کی شادی کسی مسلمان لڑکے سے زبردستی کر دی جاتی ہے۔ یہ وہ پروپیگنڈہ یا حقائق ہیں جو پاکستان کے شمال میں اور جنوب میں، مشرقی حصے میں اور جنوبی سمت میں، دائیں اور بائیں غرض ہر جگہ کسی نہ کسی طور، کسی نہ کسی دانشور، محقق، لبرل، کامریڈ کی زبان سے جاری اور ساری ہیں، میڈیا کے ڈھول پر بھی یہیں فغاں بیٹی جاری ہے کہ پاکستان کا بہت برا حال ہے، ناقابل برداشت رویے اور تعفن زدہ مزاج یہاں کے معاشرے کا حصہ بن چکے ہیں اور اب کچھ نہیں ہو سکتا۔

پاکستان کو اتنا کریہہ بنانے کا فریضہ عام طور پر وہ دانشوران انجام دے رہے ہیں جو ملکی و غیر ملکی یونیورسٹی سے گریجویشن یا ماسٹرز کی ڈگری لے کر اپنی اچھی شکل و صورت اور گفتگو میں سلیقے کی بنا پر ڈیڑھ دو فٹ کے ٹی وی کے چوکھٹے میں فٹ ہو جاتے ہیں اور پھر صبح و شام بے پر کی بولتے ہیں، کیا یہ صحافی ہیں؟ یہ سوال ابھی تک بعض سادہ دل لوگوں کے لئے ایک معمہ بنا ہوا ہے، ان سطور کا مقصد جدت کی درانتی سے تراشے ہوئے منہ پھٹ دانشور ہرگز نہیں ہیں، اس تحریر کا مقصد اس فرسٹریشن کا خاتمہ ہے جس کی کاشت یہ بیمار ذہن لوگ کر رہے ہیں۔

پاکستان کے خلاف ہونے والے ہر پروپیگنڈے کی بنیادی سائنس یہ ہے کہ رائی کو پہاڑ بنا دو، اگر پہاڑ نہ بن سکے تو کم از کم اس پروپیگنڈے کو اتنا بولو، اتنا بولو کہ سچ کا یقین ہونے لگے، ہٹلر کے دور میں موصوف کے ایک وزیر ڈاکٹر گوبلز ہوا کرتے تھے، وہ جرمنی کی تھرڈ رائش کے پروپیگنڈہ منسٹر تھے، ایسا لگتا ہے کہ آج پاکستان میں موجود بعض اقلیتوں کے ایک مخصوص طبقے کے اندر ڈاکٹر گوبلز کی روح سرایت کر گئی ہے، اقلیتوں کا ایک مخصوص گروہ اپنے ذاتی مفادات کے حصول کے لئے مظلومیت کا رونا روتا ہے، اگر خدانخواستہ کوئی حادثہ ہو جائے تو اسے سانحہ بنا دیا جاتا ہے اور پھر پوری اقلیت اس مخصوص گروہ کے ہاتھوں اغواء ہو جاتی ہے، بے چاری اقلیت کے پاس کوئی آپشن ہی نہیں بچتا کہ وہ کسی اور کی جانب دادرسی کے لئے دیکھے اور اقلیت کے ان داتا اپنی ذاتی خواہشوں کے حصول کے لئے نہ صرف پاکستان کو بدنام کرنا شروع کر دیتے ہیں بلکہ اپنی اقلیت کو بھی خطرناک دوراہے پر لا کھڑا کرتے ہیں۔

پاکستان کے خلاف بیرونی دنیا میں اس قدر زہریلا پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے کہ اس کی مثال دینا سمندر کو کوزے میں بند کرنے کے مترادف ہوگا، لاہور میں احمدیوں کے عبادت خانے پر ایک حملہ ہوا اور وہ آنسو بہائے گئے کہ دریائے ٹیمز کا پانی کم دکھائی دینے لگا، کوئی ان سادہ دلوں سے پوچھے کہ پاکستان میں دیوبندیوں، بریلویوں، شیعہ سمیت تقریباً تمام طبقوں کی عبادت گاہوں پر حملے ہوئے ہیں اور ایک بار نہیں بلکہ تواتر سے ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں مگر ان حملوں کے ردعمل نے ان طبقات میں سے کسی کو بھی اتنا کبیدہ خاطر نہیں کیا کہ اپنی توپوں کے دہانوں کا رخ پاکستان

کی جانب موڑ لیا جائے، احمدیوں کے رونے دھونے کا صاف مطلب ہے کہ معاملہ کچھ اور ہے اس درد کی آڑ میں وہ کسی کی گردن مارنے کی چکر میں ہیں، اگر وسیع القلبی سے دیکھا جائے تو پاکستان میں اقلیتوں کو وہ حقوق میسر ہیں جو پوری دنیا میں مثالی ہیں، پاکستان کا کون سا شہر، قصبہ نہیں جہاں احمدیوں کے عبادت خانے نہ ہوں؟ کسی نے ان کو اپنے مذہب کی عبادت سے روکا؟ اعتراض صرف اس بات کا ہے کہ جب وہ اپنے مذہب کو اسلام کا نام دیتے ہیں تو اس سے انسانی حقوق کی حق تلفی ہوتی ہے، مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے، بس اس سے اجتناب کیا جائے باقی انسان ہونے کے ناطے سب ہمارے لئے محترم ہیں مگر انسانی حقوق کی حق تلفی برداشت نہیں، چاہے وہ اقلیت ہی کی جانب سے کیوں نہ ہو!

پاکستان میں اقلیتوں کو ملنے والے حقوق کا اگر بالغ النظری سے جائزہ لیا جائے تو حیرانی ہوتی ہے کہ یا خدا! بندہ ان کیلئے اور کیا کرے، قادیانی اس وقت پاکستان میں اپنے کوٹے سے زیادہ ملازمتوں پر قابض ہیں، کراچی اور لاہور سمیت ملک بھر میں ان کے ہزاروں عبادت خانے ہیں، یہ لوگ کھل کر اپنی تبلیغ کرتے ہیں، کوئی روکنے والا نہیں اور اس پر مستزاد یہ کہ سب کچھ کرنے کے بعد ٹسوے بہا کر الزام دھر دیا جاتا ہے کہ جناب ہمیں ریاستی جبر اور معاشرتی تنگ نظری کا سامنا ہے، سچ تو یہ ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں سمیت بعض اقلیتیوں کی اشرافیہ پاکستانی عوام کی سادگی اور ڈھیلے ڈھالے قوانین کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انسانی حقوق کی دھجیاں اڑا رہی ہے، یہ اقلیتیوں کی اشرافیہ پاکستان کے بدخواہوں کی ہمدردیاں بٹور کر میر جعفر اور میر صادق کا کردار ادا کر رہی ہے، اگر ہم صرف قادیانیوں کی بات کریں تو انہوں نے خود کو حاصل حقوق کی آڑ میں طوفان بدتمیزی کا بازار گرم کر رکھا ہے، برطانیہ جیسے ملک میں جہاں انسانی حقوق کو ایک خاص احترام حاصل ہے، قادیانی اشرافیہ نے تحریک تحفظ ختم نبوت کے اداروں کو بھی نہیں بخشا، یہ ادارے انسانی حقوق کے پرچم کو تھامے سادہ لوح احمدیوں کو ظالم اشرافیہ کے چنگل سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر بظاہر مظلوم نظر آنے والی اس قادیانی اشرافیہ نے برطانیہ میں ختم نبوت کے اداروں کو دبانے کیلئے غیر قانونی ہتھکنڈوں سمیت ہر وہ کام کیا ہے جس سے انسانی حقوق کیلئے کام کرنے والے ان اداروں کے مقاصد سبوتاژ ہوں، قارئین کو شاید یہ بات جان کر حیرت ہو کہ احمدی اشرافیہ نے متعدد بار راقم کو جان سے مارنے کی دھمکیاں دی، نہ جانے کیوں دنیا اقلیتی اشرافیہ کی سفاکیت اور درندگی کو دیکھ کر خاموش ہو جاتی ہے۔

هم آہ بھی کریں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کریں تو چرچا نہیں ہوتا

اس وقت پاکستان کے مسلمان عجیب کرب کا شکار ہیں، ان کو بدنام بھی کیا جاتا ہے اور پھر قصوروار بھی گردانا جاتا ہے، احمدیوں کے پاس بس اقلیت ہونے کا ایک سرٹیفکیٹ ہے، جس کو گلے میں لٹکا کر وہ ہائے ہائے کا ورد کرتے رہتے ہیں، کوئی پوچھنے والا نہیں، ظالم بھی ہم، بنیاد پرستی کا لیبل بھی ہم پر، تنگ نظری کا طعنہ بھی ہم سہیں، جی بھر کر ہمیں دنیا کے کونے کونے میں جا کر بدنام بھی ہمیں کیا جائے مگر ان کو ہر قسم کی چھوٹ حاصل ہے۔

اگر پاکستان کو بیرونی دنیا میں اپنے مثبت تاثر کو اجاگر کرنا ہے تو خدارا! حکومتی ادارے حرکت میں آئیں اور اس بے لگام منہ زور اقلیتی اشرافیہ کو لگام دیں، یہ وہ سازشی عناصر ہیں جو ہماری کشتی میں سوراخ کر رہے ہیں، ضرورت اس امر کی بھی ہے کہ نہ صرف اس بپھری ہوئی اور بے قابو اقلیتی اشرافیہ کے نکیل ڈالی جائے بلکہ وہ ادارے جو ان اقلیتوں کے چنگل میں پھنسے معصوم افراد کو بچانے کی کوشش میں مصروف عمل ہیں، انکے کردار کو عوام کے سامنے لایا جائے!!!!!!!!

سہیل باوا لندن

KHATME NUBUWWAT ACADEMY
387 KATHERINE ROAD. FOREST GATE
LONDON E7 8LT. UNITED KINGDOM
Phone 020 8471 4434
Mobile: 0798 486 4668, 0795 803 3404
Email: khatmenubuwwat@hotmail.com
Website: www.khatmenubuwwat.org